14367-کیا کفار کی چوری کرنی جائز ہے ؟

سوال

کیا کفار کے ملک میں بسنے والے مسلمان کے لیے کفار کا مال چرانا حرام ہے ؟
حقیقتا وہ شخص جس کے متعلق میں بات کر رہا ہوں وہ شدید قسم کی بھوک سے دوچار نہیں، اور اسی طرح چوری کردہ اشیاء کی اسے ضرورت بھی نہیں ہے، اس طرف اشارہ کرنا ضروری ہے کہ اس ملک میں کسی بھی فرد کے لیے مسلمان کی حیثیت میں بسنا کسی حد تک ممکن ہے، اور اسی طرح اس میں غلبہ قوی نہیں ؟

پسندیدہ جواب

کوئی شخص بھی اس سے جاہل نہیں کہ چوری کرنا کبیرہ گناہوں میں شامل ہوتا ہے، اللہ سبحانہ وتعالی نے چوری کی حد ہاتھ کاٹنا مقرر کی ہے، اور شریعت اسلامیہ نے اس میں عورت اور مرد کے مال میں کوئی فرق نہیں کیا، اور نہ ہی چھوٹے اور بڑے کے مال میں کوئی فرق کیا ہے، اور نہ ہی مسلمان اور کافر کے مال میں فرق کیا ہے، شریعت اسلامیہ نے اس سے صرف حربی کافر کے اموال کو مستثنی کیا ہے یعنی جو کافر مسلمانوں کے خلاف جنگ کرے اس کے مال میں اور مسلمان کے مال میں فرق ہے.

مسلمان کو چاہیے کہ وہ امانت اور معاہدہ پورا کرنے اور اخلاق حسنہ میں ایک مثال قائم کرے، مسلمانوں کا ان صفات سے متصف ہونا بہت سے کفار کے قبول اسلام کا سبب بنا، جب ان کفار نے اسلام کے محاسن اور اہل اسلام کی اخلاق کو دیکھا تو قبول اسلام میں کسی قسم کا تردد نہ کیا.

جو مسلمان کفار کا مال حلال سمجھتا ہے، چاہے وہ مسلمانوں کے ملک میں ہو یا کفار کے ملک میں وہ اسلام اور مسلمانوں کی شہرت کو خراب کرنے میں کفار کے لیے عظیم خدمت سرانجام دے رہا ہے، اور اس سے وہ اسلام میں طعن و تشنیع کرنے میں مدد کر رہا ہے.

مسلمان شخص جب کفار ممالک میں داخل ہوتا ہے تو وہ ایک معاہدے اور امن-جو ملک میں داخل ہونے کے لیے ویزہ کی شکل میں ہوتا ہے-کے ساتھ داخل ہوتا ہے، لہذا جب وہ کفار کا مال ناحق لیتا ہے، تو چوروں میں شامل ہونے کے علاوہ اپنے معاہدے کی خلاف ورزی کر رہا ہے.

اور ان کا جو مال چرایا جائے گا وہ حرام ہے، حدیث شریف میں ہے کہ :

مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالی عنہم جاہلیت میں کچھ لوگوں کے ساتھ رہے اور انہیں قتل کر کے ان کا مال لے لیا اور پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور اسلام قبول کر لیا، تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"اسلام تو میں قبول کرتا ہوں، لیکن مال کے بارہ میں میں کچھ نہیں"

اور ابو دواود کی روایت میں ہے کہ :

"رہا اسلام تو وہ ہم نے قبول کر لیا، لیکن مال وہ غدر اور دھوکہ کا مال تھا اس کی ہمیں کوئی ضرورت نہیں"

صحیح بخاری حدیث نمبر (2583) سنن ابو داود حدیث نمبر (2765) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے صحیح ابو داود حدیث نمبر (2403) میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

"اور رہا مال تو میں اس سے کچھ نہیں" یعنی میں اسے کچھ نہیں کہتا کیونکہ وہ دھوکہ سے حاصل کیا گیا ہے.

اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ :

امن کی حالت میں دھوکہ دہی کے ساتھ کفار سے مال لینا حلال نہیں ہے؛ کیونکہ ساتھی ایک دوسرے کے ساتھ امانت پر ساتھی بنتے ہیں، اور امانت اس کے مالک کے سپرد کی جاتی ہے چاہے وہ مسلمان ہو یا کافر، اور کفار کے اموال تو صرف جنگ اور غلبہ حاصل کرنے پر حلال ہوتے ہیں، اور ہو سکتا ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مال اس کے پاس اس امکان کے پیش نظر رہنے دیا کہ اس کی قوم مسلمان ہو جائے اور یہ مال انہیں واپس کر دے.

دیکھیں : فتح الباری (341/5).

امام شافعی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

جب مسلمان شخص دار الحرب میں امان کے ساتھ داخل ہو جائے.. اور ان کے کسی مال پر قادر ہو تو اس کے لیے اسے لینا جائز نہیں چاہے وہ مال قلیل ہو یا کثیر؛ کیونکہ جب اسے ان کی جانب سے امان حاصل ہے تو پھر وہ بھی اس کی جانب سے امان میں ہیں.

اور اس لیے بھی کہ ان کی امان میں رہتے ہوئے اس کے لیے وہی مال حلال ہے جو مسلمانوں اور اہل ذمہ کے مال سے حلال ہے، کیونکہ مال کئی وجوہات کی بنا پر ممنوع ہے.

پہلی وجہ مالک کا مسلمان ہونا.

دوسری : اہل ذمہ کا مال.

تیسری : اس شخص کا مال جسے ایک مدت تک امان حاصل ہو، تو وہ اہل ذمہ کی طرح ہی ہے، اس مدت میں اس کے مال سے ممانعت رہے گی.

دیکھیں : کتاب الام (284/4).

اور سرخسی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

ان (کفار) سے امن طلب کرنے والے مسلمان شخص کے لیے ان سے غدر کرنا مکروہ ہے کیونکہ غدر حرام ہے، رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

"قیامت کے روز ہر غدار کے پاس جھنڈا لگایا جائے گا جس سے اس کا غدر پہچانا جائے گا"

لہذا اگر اس نے ان سے غدر کیا اور ان کا مال لے کر دار اسلام منتقل کر دیا تو علم ہونے پر اس سے خریدنا مکروہ ہے، کیونکہ وہ مال برے اور خبیث طریقہ سے کمایا گیا ہے، اور اس سے یہ مال خریدنا اس طرح کے سبب میں معاونت ہے، جو کہ مسلمان کے لیے مکروہ ہے، اس کی دلیل یہ ہے کہ :

مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالی عنہ نے جب اپنے ساتھیوں کو قتل کر دیا اور ان کا مال لے کر مدینہ آئے اور اسلام قبول کر لیا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مطالبہ کیا کہ وہ اس مال کا خمس لے لیں، تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"آپ کا اسلام تو قبول ہے، لیکن تیرا مال غدر کا ہے اس کی ہمیں کوئی ضرورت نہیں"

دیکھیں: المبسوط (96/10).

واللہ اعلم.